Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازالفضل اللّٰہ بید یومنذ یتیسا ۳ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

# الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

ایڈیٹر

یوم چہارشنبہ

۲۲ ذیقعد سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۱/۶ | ۱۳ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۱۳ اگست سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۹۱

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو معدہ کی تکلیف بدستور ہے۔ بعض دوسری تکلیف ابھی اچھی ہوتے ہوتے رکے ہوئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۲ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ٹمپریچر ۹۹ سے بھی کم ہے۔ عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

# مصر میں جنرل نجیب نے زرعی اصلاحات کا نیا منصوبہ تیار کرلیا

## کسی شخص کو دو سو ایکڑ سے زیادہ زمین اپنی ملکیت میں رکھنے کی اجازت نہیں دی جائیگی

قاہرہ ۱۲ اگست۔ مصری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل نجیب نے انقلابی نوعیت کا زرعی اصلاحات کا ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے تحت کسی شخص کو ۲۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جس کے پاس اس سے زیادہ زمین ہوگی حکومت وہ اپنی تحویل میں لے لے گی۔ اور ان زراعت پیشہ لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دے گی جن کے پاس زمین نہیں ہے۔ ان سے زمین کی قیمت ۳۰ سال کی مدت میں وصول کی جائے گی۔ اصل مالکان کو معاوضہ ادا کرنے کے لئے سرکاری بانڈ دیئے جائیں گے۔ جو اتنی ہی مدت کے ہوں گے جو زمینیں پٹہ پر دی ہوئی ہیں ان کی پیداوار کا دو تہائی کاشتکار کو ملے گا۔ مصر میں سب سے زیادہ زمین شاہ فاروق کی ملکیت ہے۔ اور زیادہ تر مالکانہ حقوق صرف ۳۰۰ خاندانوں میں محدود ہیں۔ اس منصوبے پر آجکل مصر کی کابینہ غور کر رہی ہے۔ جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے کہ میرے اور وزیر اعظم علی ماہر پاشا کے درمیان کسی قسم کے اختلافات نہیں ہیں۔ مذکورہ بالا منصوبے کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ میرے منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ امیروں اور غریبوں کے درمیان باہمی تفاوت کو کم کر دیا جائے۔ اور جو سرمایہ غیر ضروری طور پر زراعت میں لگا ہوا ہے۔ وہ اب صنعتوں میں لگنے لگے ٹیکس وغیرہ لگانے میں بھی اس امر کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ کہ ان کا زیادہ سے زیادہ بوجھ امیروں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

# احرار کی موجودہ مہم کا مقصد ملک میں بدامنی پھیلانا اور حکومت کو بدنام کرنا ہے

## تمام بہی خواہانِ پاکستان اس تحریک سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں

### جھنگ کے ممتاز وکلا مسلم لیگی قائدین اور دیگر معززین کا مشترکہ اعلان

—— جھنگ کے چیدہ ممتاز وکلا مسلم لیگی قائدین اور دیگر معززین نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ جماعت احرار نے آجکل جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ وہ امن عامہ کے قطعی خلاف ہے۔ اس کا مقصد ملک میں بدامنی پھیلانا اور حکومت کو بدنام کرنا ہے۔ اس لئے تمام بہی خواہان پاکستان اس تحریک سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے بیان کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

جماعت احرار نے گزشتہ ایام سے اب تک ایسی تحریک جاری کر رکھی ہے کہ جو امن عامہ کے قطعی خلاف ہے۔ اگرچہ بظاہر ان کی تحریک ایک خاص جماعت کے خلاف بیان کی جاتی ہے۔ لیکن حقیقتاً اس کا مقصد ملک میں بدامنی پھیلانا اور حکومت کو بدنام کرنا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جماعت احرار قیام پاکستان سے پہلے بھی مطالبہ پاکستان کے خلاف تھی۔ اور اسی طرح علی الاعلان مسلم عوام کی مخالفت کرتی رہی۔ اور تحریک پاکستان کو خلاف دشمنان پاکستان کے ہاتھوں میں کھیلتی رہی۔ باوجود اعلانات کے قیام پاکستان کے بعد بھی اس جماعت کے رویہ میں کوئی واضح فرق نہیں آیا۔ محض طریقہ کار مختلف کر دیا گیا ہے۔ جو بے چینی ملک میں پھیل رہی ہے۔ اس سے زیادہ بھارت کے لئے مسرت کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ تمام بہی خواہان پاکستان اس تحریک سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں

ہم مسلمانان جھنگ کی طرف سے اس تحریک سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت کے حالیہ اقدام کو نہ صرف بہتر تصور کرتے ہیں بلکہ اسکو نہایت ہی جائز خیال کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں حکومت کی ہر امداد کا وعدہ کرتے ہیں

وما علینا۔ بیان پر جن معززین کے دستخط درج ہیں ان میں سے نواب زادہ افتخار احمد صاحب انصاری جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ مگھیانہ (۲) مہر محمد عارف خان صاحب جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ جھنگ (۳) چوہدری محمد شفیع مقصود صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ (۴) شیخ محمد ابراہیم صاحب قریشی جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ جھنگ (۵) حاجی فیروز الدین صاحب صدر سٹی مسلم لیگ مگھیانہ کے اسما قابل ذکر ہیں

# تہران میں مارشل لا ختم کر دیا گیا

## اختیارات سنبھالنے کے بعد ڈاکٹر مصدق کا پہلا اقدام

تہران ۱۲ اگست۔ ڈاکٹر مصدق نے چھ ماہ کے لئے غیر محدود اختیارات سنبھالتے ہی تہران میں مارشل لا ختم کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے مجلس کے مطالبہ پر یہ اقدام اٹھایا ہے۔

ڈاکٹر مصدق نے ایک اطالوی کمپنی کو اپنے ایک تیل بردار جہاز کا نام "مصدق" رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ جہاز اور کئی جہازوں کے ساتھ آئندہ مہینے ایرانی تیل لے جانے کے لئے خلیج فارس کی ایرانی بندرگاہوں میں آکر لنگر انداز ہوگا۔

## اریٹریا اور حبشہ کا اتحاد

عدیس ابابا ۱۲ اگست حبشہ کو اریٹریا کے ساتھ متحد کر کے فیڈریشن قائم کر دی گئی ہے حبشہ کے بادشاہ ہیلی سلاسی نے آج عدیس ابابا میں فیڈریشن کے معاہدے پر دستخط کر کے دفاع امور خارجہ اور مواصلات فیڈریشن کے حوالے کر دیئے۔ اقوام متحدہ نے فیڈریشن کا منصوبہ

## سچا مذہب صرف اسلام ہے

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ص۷)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

# علماء کی باہمی تکفیر اور اس کے نتائج

(از رشید حسین صاحب بہاری پوری)

(منقول از اخبار "انقلاب" لاہور ۶ اگست ۱۹۳۶ء)

"ان فتووں سے ہوگا کیا؟ امام رازیؒ پر فتوے لگے ان کو جگہ جگہ سے نکلنا پڑا۔ لیکن آج آپ ہی کی تفسیر کا سکہ رواں ہے۔ علامہ شہرستانیؒ پر فتوے لگے۔ ان پر الحاد کا گمان کیا گیا۔ مگر آج آپ کی تصانیف کے قدر دان یورپ تک ہیں علامہ آمدیؒ کی بڑھتی ہوئی شہرت دیکھ کر فقہاء نے ان پر بے دینی۔ الحاد و زندقہ وغیرہ کا فتویٰ لگایا۔ اسی طرح ان کی خدمت میں وہ محضر استفتاء کے طور پر بھیج دیا گیا۔ جس طرح مولانا غلام مرشد صاحب سے روزنامہ "احسان" نے انہیں مسائل کا استفتاء کیا تھا۔ اس وقت علامہ آمدیؒ نے ان کے اس محضر پر بالکل بجا طور پر یہ شعر لکھا تھا ؎

حسدوا الفتیٰ اذلم ینالوا سعیہ۔ فالقوم اعداء لہ وخصوم

اور علامہ آمدیؒ وہ شخص ہیں جو اکثر جگہ ارسطو کا رد کرتے ہیں۔ ابن رشد کے فقہاء دشمن ہوگئے جس کے نتیجہ میں بادشاہ وقت نے ان کو جلاوطن کر دیا۔ علامہ ابن تیمیہ پر قتل کے فتوے لکھے گئے اور ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان پر فتووں کی کس طرح بوچھاڑ ہوئی۔ لیکن آپ کا جنازہ نکلا تو اس شان سے کم و بیش دو لاکھ آدمی ساتھ تھے۔ کیا بو علی سینا کو کافر نہیں کہا گیا؟ کیا امام غزالیؒ کی ہر طرح کی احتیاط کے باوجود قاضی عیاض محدث ابن جوزیؒ ابن تیمیہ وغیرہ نے ان کی ضلالت و گمراہی کی تشہیر نہیں کی؟"

خدام الاحمدیہ

# سالانہ اجتماع۔ نمائندگان شوریٰ

## نمائندگان کے نام مجالس کی طرف سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر شوریٰ میں حصہ لینے کے لئے ہر مجلس کی طرف سے اس کے کل اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ آنا ضروری ہے

نمائندگان کے انتخاب پر مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھنے ضروری ہیں

(۱) مقامی مجلس کے چندوں کا بقایا نہ ہو (۲) مقامی مجلس کے حالات سے پوری طرح باخبر ہو اور مجلس کے کاموں میں دلچسپی لیتا ہو (۳) نمائندہ منتخب ہو نامزد نہ ہو (۴) مرکز میں اطلاع دیتے وقت مقامی مجلس کے اراکین کی کل تعداد کا ذکر ضرور کیا جائے

قائدین مجالس اس بارہ میں قواعد کی پوری پابندی کریں۔ اور مقررہ وقت کے اندر اندر اطلاع دیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

# حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو! آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا تعالیٰ کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵ سائز کلاں)

# احمدی خواتین کی خدمت میں

جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کیلئے مستعمل ہوتا ہے جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتویٰ) اس لئے اس کے مطابق عملدرآمد فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

# ولادت

برادرم کیپٹن سید محمود احمد شاہ صاحب راولپنڈی کو ۲-۳ اگست کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خدمت دین و ملک کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں

سید ممتاز جہاں بی۔ اے۔ بی۔ ٹی از راولپنڈی

---

**بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے مزارع احباب کے ذمہ دس ایکڑ سے زائد زمین کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ اس سے کم زمین کی صورت میں دو پیسہ فی ایکڑ چندہ تجویز کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اس شرح کے مطابق خانہ خدا کی تعمیر کے لئے چندہ ادا فرما دیا ہے؟**

---

## بقیہ لیڈر (صفحہ ۳)

یہ ہے احراریوں کا کارنامہ یہ ہے ان کی آنِ محمد اور ناموسِ رسولؐ پر مرنے کی ساری حقیقت وہ تو صرف ایک کام ہی چاہتے ہیں — اشتعال انگیزی یا جبر۔ حکومت سے استمداد کرنا بھی تو جبر ہی ہے۔ اگر تمہارے اعمال صحیح ہوتے اگر تمہیں ذرا بھی ناموس محمدؐ کا پاس ہوتا تو تمہیں نہ اشتعال انگیزی کی ضرورت ہوتی اور نہ حکومت کو جبر و اکراہ پر ابھارنے کی بلکہ لوگ تمہارا نمونہ دیکھکر آنِ محمدؐ اور ناموس رسول اللہؐ کے لئے تم پر واقعی اپنا مال اور جان فدا کرتے۔ آپ غیر مسلم ممالک میں تبلیغ کے لئے نکلتے تو لوگ آپ کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالتے۔ اگر تم میں آن محمدؐ اور ناموس رسولؐ کے لئے قربانی کا جذبہ ہوتا۔ تو تم مٹھی بھر احمدیوں کو حکومت سے اقلیت قرار دلانے کے لئے زمین و آسمان کے قلابے نہ ملاتے۔ اللہ تعالیٰ خود میدان تبلیغ میں تم کو ان کے مقابلہ میں فتح دیتا۔ مگر نہ تو تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ اور نہ آن محمدؐ اور ناموس رسول اللہؐ کا ہی تمکو پاس ہے۔ ورنہ واقعی مسلمان تمہاری پشت پر ہوتے اور تم مٹھی بھر احمدیوں کے مقابلہ میں احساس کمتری کا شکار نہ بنتے اور یہ نہ کہتے کہ

دولتانہ! بھاگیو۔ خواجہ ناظم الدین دوڑ کر آئیو۔ مرزائی چھا گئے۔
ہم کو کھا گئے۔ احراریوں کو بھی کھا گئے اور مودودیوں کو بھی کھا گئے۔

اللہ اللہ یہ ہیں احراری اور مودودی آٹھ کروڑ مسلمانوں کے خودساختہ نمائندے۔ چند ہزار احمدیوں کے مقابلہ میں لرزہ براندام ہیں۔ حکومت کی مدد کے بغیر یا فساد کے بغیر کچھ کر ہی نہیں سکتے۔

زمانہ کیا کہیگا؟ تاریخ کیا بتائے گی؟

احراری اور مودودی دو گروہ تھے جو احمدی مسلمانوں کے خلاف اٹھے تھے۔ یہ دونوں گروہ آٹھ کروڑ انسانوں کے نمائندہ ہی نہیں بنتے تھے بلکہ ان کے علماء بنتے تھے دین کے ستون بنتے تھے شریعت کے ماہر بنتے تھے۔ علم دین میں ید طولےٰ کے دعوے رکھتے تھے۔ مگر چند ہزار احمدیوں کے مقابلہ میں دلائل میں ان سے خم کھا گئے ان کے دلائل کے سامنے ان کی سانس پھول جاتی تو پرت مذاق کرتے۔ گالیاں دیتے اینٹیں چلاتے۔ پتھر مارتے۔ شورش کرتے۔ غریبوں کو مارتے ان کا پانی بند کر دیتے۔ کھانے پینے کی اشیاء پر پکٹیں لگاتے۔ شریف دوکانداروں کو دھمکیاں دیتے کہ اگر مرزائیوں کو چیزیں بیچیں تو دوکانیں لوٹ لیں گے۔

جب ان کا فتنہ حد سے بڑھنے لگا تو حکومت نے ذرا کان مروڑے۔ تو کہنے لگے اے حکومت تو ہماری ماں ہے ہم کچھ نہیں کرتے۔ تو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے۔ مرزائی چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت سے ہٹا دے۔ ان کا ربوہ چھین کر ہم کو دے دے۔ حکومت بیچاری ایسی انہونی باتوں کو کسطرح مان لیتی۔ آخر مودودیئے اور احراریئے ایسی ہی الٹی باتیں کرتے کرتے صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ اب لوگ انکا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ مودودیہ یا احراری کہلانا گالی سمجھتے ہیں۔

---

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے**

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۱۳ اگست ۵۲ء

# ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں

مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کا ایمان ہے۔ کہ وہ اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے توحید باری تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا دنیا کے کناروں پر نصب کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اگر کوئی احمدی مسلمان سوا اس نصب العین کے کوئی دنیاوی ملونی اپنے دل میں رکھتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق وہ سچا احمدی نہیں ہے۔ ہر ایک احمدی مسلمان جو امام جماعت احمدیہ کی بیعت کرتا ہے۔ وہ یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اس کا دین صرف دین اسلام ہے۔ وہی دین جو سیدنا خاتم النبیین سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ جو آج اللہ تعالےٰ کے کلام خاتم الکتب قرآن کریم میں موجود ہے۔ وہی اسلام جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طور پر ہم تک پہنچا ہے۔ وہی اسلام جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پاک حبیب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے عمل میں پیش کیا۔ اور جس کی پیروی خلفائے راشدین المہدیین نے کی۔ جس کو ائمہ امت اور مجددین نے اپنے اپنے وقت پر خس و خاشاک سے صاف کر کے اپنے اپنے حالات کے مطابق کھرے کو کھوٹے سے الگ کر کے دکھایا۔

احمدی مسلمان ان تمام علمائے حق کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اپنے اپنے حالات کے مطابق دین اسلام کی خدمات کیں۔ اس کے لئے قربانیاں دیں۔ جان و مال سے اس کی تائید کی۔ اس کے لئے درباری علماء کی لائی ہوئی مصیبتیں اور تکالیف برداشت کیں۔ احمدی مسلمان ان سب کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ ان کی محنت اور جانفشانی کی قدر کرتے ہیں۔ البتہ احمدی مسلمان ان کو بالکل خطا سے پاک نہیں سمجھتے۔ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم خیال نہیں کرتے۔ اور یہی اعتقاد باقی مسلمانوں کا ہے۔ اس میں احمدی مسلمانوں اور دوسرے علمائے اسلام کا ذرا بھی اختلاف نہیں ہے۔ احمدی مسلمان ان علمائے حق کی کاوشوں اور جو نتائج انہوں نے برآمد کئے ہیں۔ بعض باتوں میں ان سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی ان کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہر نیک انسان کا طریق کار ہے۔ اور ہر مسلمان کرتا ہے۔

الغرض احمدی مسلمان صرف اس اسلام کو (نہ کم نہ زیادہ) دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی سنت اور عمل و اقوال سے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم نے اگر مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانا ہے۔ تو محض اس لئے کہ ان کا دعویٰ یہی ہے۔ کہ وہ صرف اللہ تعالےٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو فروغ دینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اسی کام کے لئے مبعوث و مامور فرمایا ہے۔ نہ کہ کسی نئے دین کے اجرا کے لئے۔ نہ کہ دین محمد رسول اللہ میں مثقال ذرہ کمی کرنے یا اس میں مثقال ذرہ زیادتی کرنے کے لئے۔ جو لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے علاوہ کوئی نیا دین بنا لیا ہے۔ کوئی نیا دین ایجاد کر لیا ہے۔ وہ سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔ سراسر افتراء گھڑتے ہیں۔ ہم پر سراسر بہتان لگاتے ہیں۔ ہم نے امت محمدیہ کے علاوہ کوئی نئی امت بنانے کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ اور نہ کبھی ہم نے کوشش کی ہے۔ کہ دین ہدیٰ سے کوئی الگ دین دنیا کے سامنے پیش کریں۔

ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ ان جیسا نہ کبھی پہلے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ وہ ایک روحانیت کا سمندر ہے۔ کہ اب قیامت تک تمام ندیاں اس میں آ کر گرتی ہیں۔ اور اسی سے پرورش پاتی ہیں۔ اس سے الگ کوئی نیکی نہیں ہے۔ اس سے الگ کوئی روحانی مدارج نہیں ہیں۔ جو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہی دین کا آفتاب عالمتاب ہے۔ جس کی کروڑوں شعاعیں فضاء میں منتشر ہو کر ظلمتوں کا شکار کرتی ہیں۔ وہ سراج منیر ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نور حاصل کرنے کی اب کوئی راہ نہیں مگر اس کی راہ۔ فیض روحانی کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ مگر اس کا دروازہ کھلا ہے۔ اب کوئی انسان مقام محمود حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے دروازہ سے نہ گذرے۔

ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور کوئی نیا ظہور نہیں ہے۔ بلکہ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آفتاب رسالت کی ایک شعاع کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا ماننا کسی نئے ایمان کا اقرار نہیں ہے۔ بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آفتاب رسالت کی ایک شعاع کے وجود کو تسلیم کرنا ہے۔ اس لئے جو اس کو نئے ظہور یا نئی نبوت پر ایمان لانا کہتے ہیں۔ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ خود مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ یہ نہیں ہے۔ کہ میں صرف "نبی" ہوں۔ بلکہ ان کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ میں امتی نبی ہوں۔ یعنی میں اول بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں۔ اور آخر بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں۔ مجھ کو یہ مقام فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے عطا ہوا ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ اتہام لگاتے ہیں۔ کہ احمدیت نے نئی امت بنائی ہے۔ جو امت محمدیہ سے کوئی الگ امت ہے۔ وہ ہم پر سراسر تہمت لگاتے ہیں۔ اور اس کا حساب ان کو داور حشر کے سامنے دینا پڑے گا۔ ہماری امت سوا امت محمدیہ کے اور کوئی امت نہیں ہے۔

ہمارے مخالفین کا یہ من گھڑت اصول ہے۔ کہ نبی کی وجہ سے امت بدل جاتی ہے۔ یہ لادینی اصول ہو تو ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ کا یہ اصول نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مختلف انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والے سب ایک امت ہیں۔ سب کا نام اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مسلمان رکھا ہے۔ اگر باقی مسلمان اسی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو ہم بھی اسی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے نام کو ہم سے چھین سکے۔

لیکن احمدیت کی صورت میں تو مختلف انبیاءؑ کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب رسالت کی ہی ایک شعاع ہے۔ شعاع اپنے منبع کے نام سے ہی موسوم کی جائے گی۔ نہ کہ اس کو کوئی الگ امت قرار دیا جائے گا۔

(۱) محمد رسول اللہؐ ہمارے رسول ہیں۔
(۲) محمد رسول اللہؐ کا خدا ہمارا خدا ہے
(۳) ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں

## متفرقات

### ـــــ (۱) ـــــ

احراری امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے بقول روزنامہ زمیندار اپنی تقریر میں کہا ہے۔

"میں کیا بتاؤں کہ یہ جھگڑا احراری احمدی کا نہیں ہے۔ بلکہ مرزائی اور کملی والے کے پرستاروں کا مسئلہ ہے۔ یہ عالم اسلام کا سوال ہے۔ یہ جس قدر بخاری کا مسئلہ ہے۔ اسی قدر ممتاز دولتانہ کا مسئلہ ہے میں حیران ہوں کہ اسے محض ہمارے نام سے منسوب کیوں کیا جاتا ہے؟ میں اس مرحلہ پر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تمہارے نزدیک یہ مجلس عمل کا مسئلہ نہیں۔ مسلمانان عالم کا سوال نہیں۔ اور یہ محض احراریوں کا مسئلہ ہے۔ تو سن لو۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ پر ایک ایک احراری قربان ہو جائیگا۔ لیکن آنِ محمدؐ اور ناموسِ رسولؐ پر کسی بدبخت کو انگلی اٹھانے کی اجازت نہیں دے گا۔"

(زمیندار ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء)

مسلمان حیران ہیں۔ کہ احراری ناموس رسولؐ کے نگہبان کب سے بن بیٹھے ہیں۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پرستاروں پر مصیبت پڑی ہوئی تھی۔ انگریز اور ہندو سازش کر کے ان کو برعظیم ہند میں اپنی دانست میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ہندو کا غلام بنانے کی سازش کر رہے تھے۔ اس وقت عطاء اللہ شاہ احراری کی غیرت کہاں تھی؟ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرستار

**پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ**

کا نعرہ لگا رہے تھے۔ کیا اس وقت یہ احراری جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ناموس پر بڑے قربان ہو رہے ہیں۔ پاکستان کو

**پلیدستان**

نہیں کہہ رہے تھے؟ اس وقت ان کا یہ جذبہ کہاں گیا تھا؟ اس وقت جب یہ احراری محمد رسول اللہ کے پرستاروں کو ان لوگوں کا دائمی غلام بنا دینا چاہتے تھے۔ جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب لکھا ہے۔ جس میں (نعوذ باللہ من ذالک) اسلام کے خدا تعالےٰ اور سیدنا ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کمینہ ہنسی اڑائی گئی ہے۔ گالیاں دی گئی ہیں۔

احراری۔ البتہ۔ بڑے قربانی کرنے والے ہیں! آنِ محمدؐ اور ناموسِ رسولؐ پر مر مٹنے والے ہیں۔ مسلمان آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ کیا دوسروں کے جلسے درہم برہم کرنا۔ معصوموں پر پتھراؤ کرنا۔ بچوں اور عورتوں کو سرکاری پانی تک نہ لینے دینا۔ دوکانیں لوٹ لینا۔ کتوں کا جلوس نکالنا دھمکیاں دینا۔ اشتعال دلا کر اللہ تعالےٰ کی مخلوق کو ناحق قتل کروانا۔ کیا یہ آن محمدؐ اور ناموس رسول اللہ پر قربان ہونے والوں کا کردار نہیں ہے؟

بھائیو! اگر تمہیں آنِ محمدؐ اور ناموس رسول اللہؐ کا ذرا بھی پاس ہوتا۔ تو تم وہ کرتوتیں نہ کرتے۔ جو آنِ محمدؐ اور ناموس رسول اللہؐ کو تباہ کرنے والی ہیں۔ تم آنِ محمدؐ اور ناموسِ رسول اللہؐ پر کیا مٹو گے؟

### ـــــ (۲) ـــــ

شیخ حسام الدین احراری اپنی تقریر میں فرماتے ہیں:-

"اگر ہم چاہتے۔ تو اس موقع پر عوام کو مشتعل کر کے امن کو پامال کر سکتے تھے۔ ..........

...... بعض لوگ رشوتیں لیکر مجلس عمل کے فیصلوں کا مذاق اڑاتے پھرتے ہیں"

(روزنامہ تسنیم ۱۱ اگست ۱۹۵۲ء) (اصل ۱۰ اگست ۵۲ء)

کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ احمدی مسلمانوں کے خلاف تمام ایجی ٹیشن احراریوں کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مسلمان تو مجلس عمل کے فیصلوں کا بھی مذاق اڑاتے پھرتے ہیں

(باقی صفحہ ۲ پر)

# کیا مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں شدید اعتقادی اختلافات نہیں ہیں؟

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احراری اخبار "آزاد" کی قریباً ہر اشاعت میں ہی یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ احمدیوں کے مقابل دیگر تمام فرقہائے اسلامیہ کے لوگ ایک اسٹیج پر آچکے ہیں اور یہ کہ خود احمدیوں نے دیگر مسلمانوں سے رشتہ ناطہ۔ جنازہ وغیرہ مسائل میں شدید اختلاف رکھتے ہوئے اپنے تئیں جمہور مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا ہے۔

احراری مولویوں اور ان کے ترجمان "آزاد" کا یہ پروپیگنڈا یقیناً ہاتھی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور" کے مترادف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی مندرجہ بالا قسم کے مسائل میں دیگر فرقوں سے اختلاف نہیں رکھتی بلکہ وہ تمام فرقے جنہیں آج احراری احمدیوں کے مقابل ایک اسٹیج پر قرار دے رہے ہیں۔ آپس میں فقہی مسائل میں شدید اختلاف رکھتے ہیں اور نہ صرف دوسرے فریق کے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناطہ ہی نہیں کرتے بلکہ نماز جنازہ تک پڑھنا ناجائز سمجھتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے خلاف کافر مرتد کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

چنانچہ چند برس ہوئے ایک استفتاء کے جواب میں بحیثیت "ناظم جمعیۃ العلماء ہند" مولوی احمد سعید صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"اگر کوئی شیعہ اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرے اور واقعی سنی ہو جائے تو وہ سنی ہے اور اس سے لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے"۔ (الجمعیۃ دہلی ۹ اگست ۱۹۳۵ء)

اس فتویٰ کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ جب تک کوئی شخص شیعہ رہے اس سے ایک سنی لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح محمد ظہیر الدین صاحب وزیر آبادی کی طرف سے علماء اہل سنت والجماعت کے سامنے (ایک ایسے حنفی عالم کے متعلق جس نے کسی اہل حدیث عالم کی اقتداء میں ایک اہل حدیث متوفی کی نماز جنازہ ادا کی) ایک استفتاء کیا گیا۔ اس کے جواب میں حنفی علماء نے جو فتویٰ صادر فرمایا وہ حسب ذیل ہے:۔

جواب:۔ سائل نے جو فہرست گنی ہے وہ غیر مقلدین کی بعض فروعی مسائل باطلہ و اعمال فاسدہ کی ہے۔ ان کے عقائد اور ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں۔ ان میں بعض کی تفصیل رسالہ الکواکب الشہابیہ میں ہے جس میں ستر وجہ سے ان پر اور ان کے پیشوا پر بحکم فقہائے کرام لزوم کفر ثابت کیا ہے کسی جاہل صحبت نایافتہ کی نسبت احتمال ہوتا کہ وہ ان کے عقائد ملعونہ سے آگاہ نہیں۔ ظاہری صورت مسلمان دیکھ کر اقتداء کر لی اور نماز جنازہ پڑھ لی۔ مگر جسے عالم ہونے کا دعویٰ ہے اور ان کے عقائد پر مطلع ہو۔ اور ان کے عقائد سے لوگوں کو ان سے منع کرتا رہا ہو۔ پھر انہیں اچھا یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھے اور ان کی اقتداء کرے تو ضرور اس کے عقیدہ میں فساد اور اس کے ایمان میں خلل آیا اور وہ بھی ...... منہم ٹھہرا ہے قال اللہ تعالیٰ ومن یتولھم منکم فانہ منھم۔ اب اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور اس پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے تو بعد تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔

(منقول از فتاویٰ نظامیہ جلد دوم صفحہ ۴۸)

نوٹ:۔ اس فتویٰ پر علاوہ مہر مدرسہ اہل سنت والجماعت بریلی کے دیگر چھ علمائے اہل سنت والجماعت کے دستخط اور مہریں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اسی کے ساتھ دو اور فتوے بھی "فتاویٰ نظامیہ" میں درج ہیں جن پر متعدد جید حنفی علماء کے دستخط موجود ہیں)

اس قسم کے ہم اور بھی بیسیوں فتاویٰ درج کر سکتے تھے مگر بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہوئے احراری مولویوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ جبکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو غلط محض اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے جیسا کہ رسالہ تازیانہ کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ:۔

اسلام کے مختلف فرقے ایک دوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے اور ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ان سے یہ توقع رکھنا محال ہے کہ وہ کبھی یکجا نماز پڑھ سکیں گے"۔

(تازیانہ لاہور ۱۰ جون ۱۹۲۹ء)

اس صورت میں صرف احمدیوں کو ہی اقلیت قرار دینا اور ان کے اختلافی مسائل کی آڑ لے کر کافر اور مرتد ہونے کی منادی کرتے پھرنا کونسا دانشمندانہ فعل ہے کیا انصاف اسی کا نام ہے؟ اس کے تو صاف معنی ہیں کہ احمدیوں کو قلیل التعداد سمجھ کر یہ صریح ظلم کیا جا رہا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو احراری مولویوں کی موجودہ شورش اور مخالفت میں بھی ایک راز مضمر ہے اور وہ یہ کہ اس قماش کے لوگ قریباً ہر زمانہ میں اپنا الو سیدھا کرتے اور لیڈرشپ کی خاطر ایسی چال چلتے آئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی مدیر "صدق" لکھنؤ نے جو مضمون زیر عنوان "سچی باتیں" سپرد قلم فرمایا ہے اس میں مولانا موصوف ارشاد فرماتے ہیں کہ

"اہل غلو کی ایک تعداد ہر زمانہ میں ایسی موجود چلی آتی ہے جس نے دینداری خدا ترسی۔ رضائے حق کا مفہوم ہی اسی غلو کو سمجھا ہے اور امت کے سارے فرقوں کے درمیان جو عظیم الشان مابہ الاشتراک ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے ہر موقع و محل پر مابہ الاختلاف ہی کو اچھالنا ضروری خیال کیا ہے ـــــ لکھنؤ کے بعض حلقوں میں جو ذہنیت کارفرما رہی ایک بہت بڑے پیمانہ پر اور کہیں زیادہ مہیب صورت میں پاکستان میں ایک اور فرقہ کے خلاف ظہور فرما ہے۔ اس کے عقیدے یقیناً امامیہ سے بھی بڑھ کر مسلک اہل سنت سے ہٹے ہوئے ہیں۔ سوال ان عقیدوں کے غلط اور شدید غلط ہونے کے باب میں نہیں۔ سوال صرف دائرہ امت سے باہر نکالنے اور مشترک امور شرکت کا ہے اور اس میں جوش و خروش سے کہیں زائد ضرورت غور و تدبر کی ہے ؎

ما نوافی یا منہ اندر فراق
البغض الاشیا عندی الطلاق

نادلی ضعیف سی ضعیف رکیک ہی رکیک ہو بہر حال انکار و تکذیب کے مرادف نہیں۔ اور دائرہ امت سے اخراج کا حکم صرف منکرین و مکذبین کے لئے ہے۔ ورنہ ہر بدعتی عقیدہ پر اخراج کا تسلط اگر شروع ہو گیا تو آخر یہ ختم کہاں ہوگا اور چھنٹتے چھنٹتے کے افراد آخر میں باقی رہ جائیں گے"۔

(منقول از اخبار بانگ درا لاہور یکم اگست ۱۹۵۲ء)

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے جس حقیقت اور خطرے کا آخری الفاظ میں ذکر فرمایا ہے بات وہی درست ہے۔ آج احراری صاحبان احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا نعرہ لگا رہے ہیں تو کل شیعہ اصحاب کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہو گی اور پرسوں اہلحدیثوں کے خلاف اور چھنٹتے چھنٹتے کے افراد آخر میں باقی رہ جائیں گے۔ یہی تو تخریبی پروگرام ہے جو پاکستان کے اندرونی دشمن احرار کا ہے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں ہی تو احراری لیڈر پاکستان کے بیرونی دشمنوں سے داد شجاعت حاصل کرتے اور کسی انعام و اکرام کو پانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اس قسم کا قدم نہ اٹھائیں تو ان کی دیرینہ خواہش اور امیدیں کیونکر پوری ہو سکتی ہیں۔

لیکن اے پاکستان کے ہمدرد اور وفادار مسلم بھائیو! تم قائد اعظم مرحوم کے اس فرمودہ کو ہمیشہ مدنظر رکھو کہ:۔

"تمہارا تعلق کسی مذہب کسی فرقے کسی عقیدے سے کیوں نہ ہو۔ حکومت کو اس سے سروکار نہیں۔ ہم اپنے کام کی بنیاد اسی اصول پر رکھ رہے ہیں کہ ہم سب ایک مملکت کے شہری اور مساوی حیثیت کے شہری ہیں تم اس خیال کو اپنا نصب العین بناؤ"۔

جب تک تمہارا "نصب العین" وہی رہے گا۔ جس کا ذکر قائد اعظم فرما چکے ہیں تو اس صورت میں پاکستان کے غدار اور دشمن من مانی کارروائیاں نہ کر سکیں گے۔ اگر سیاسی نقطہ نگاہ سے تمام مسلمان کہلانے والے قائد اعظم مرحوم کی تحریک پر یک جہت منظم نہ ہوتے تو پاکستان معرض وجود میں نہ آتا۔ یہ اتحاد۔ اتفاق اور تنظیم ہی کی برکتیں ہیں کہ ہم نے پاکستان جیسی عظیم الشان مملکت حاصل کر لی۔ جو قوم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی قدر نہیں کرتی وہ یقیناً اپنے گوہر مقصود کو ضائع کر بیٹھتی ہے۔ پس سنبھلو! کہ دشمن تمہارے شیرازہ کو پھر منتشر دیکھنا چاہتا ہے۔

رہا بعض علماء کہلانے والوں کا احراریوں کا ہمنوا بن کر جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کرنا اور ایک دوسرے کے خلاف زہر اگلنا تو اس کے متعلق گذارش ہے کہ موجودہ زمانہ کے اکثر علماء الاماشاء اللہ ایسے ہی واقع ہوئے ہیں۔ یہ حضرات اپنے فرائض منصبی سے تو بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ البتہ تخریبی کارروائیاں کرنا ان کا محبوب ترین مشغلہ بن چکا ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ ان کے خود دوست کہہ رہے ہیں ذرا سنئیے! اور یقین کیجئے!! جناب ماہر القادری صاحب رسالہ "فاران" کراچی کی ایک اشاعت میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"علماء سے اصلاح حال کی توقع ہو سکتی تھی سو ان کی اکثریت فریب نفس کی مریض ہے ان میں حق گوئی کا جذبہ نہیں رہا۔ امیروں۔ دولت مندوں اور حاکموں کی برائیوں پر وہ احتساب نہیں کرتے۔ نام و نمود اور شہرت کی طلب بھی ان میں پائی جاتی ہے اور بعض بعض تو ان میں ایسے بھی ہیں کہ وہ اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ کسی جلسہ میں تقریر کرنے۔ صدر بننے یا کسی حاکم کے یہاں وفد لے جانے کا کوئی موقعہ میسر آجائے۔ سرمایہ دار ان سے دعا کے طالب رہتے ہیں اور اسی جھاڑ پھونک اور دعا گوئی کے طفیل میں ان کو "دست غیب" کی کرامت حاصل ہے۔ یہ حضرات دین کے بنیادی کاموں سے غفلت برتتے ہیں۔ ان میں نسیم سحری کی خوش کلامی تو ہے۔ مگر طوفان جیسا جوش نہیں ہے وہ اس میں خوش رہتے ہیں اور صرف اسی کو دین کا بہت بڑا کام خیال کرتے ہیں کہ کسی سرمایہ دار نے مسجد بنوا دی۔ مدرسہ قائم کر دیا۔ کوئی کتاب چھپوا دی۔ کسی کو حج کے لئے بھجوا دیا بس اللہ اللہ خیر سلا۔ دین کا فرض پورا ہو گیا۔ وہ چاہیں تو اپنے رسوخ و اثر کو استعمال کر کے دین کی سربلندی کیلئے

بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ مگر بیٹھے بٹھائے خطروں اور مشقتوں کو مول کون لے۔ جنت بہرحال یوں بھی مل جائے گی۔ اور مغفرت کے وہ اس طرح بھی مستحق ہیں ۔۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جٰھدوا منکم ویعلم الصٰبرین ...... ” (کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں وہ کون لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جان لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں)

نماز میں ”آمین“ کہنے اور نہ کہنے۔ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے پر ان کو اپنے مسلک کی مطابقت اور عدم مطابقت کے اعتبار سے خوشی اور رنج ہوتا ہے۔ مگر ”حق“ کی مظلومیت اور جنبیت کا غم ان کی رات کو بھی بے خواب نہیں بناتا۔ نکاح و طلاق کے مسائل بتا کر۔ اذان دے کر اور نماز پڑھا کر جمعہ کے دن کپڑوں میں خوشبو لگا کر اور کھجور سے روزہ افطار کر ہمارے علماء مطمئن ہو جاتے ہیں۔ کہ اقامت دین کا حق پوری طرح ادا ہو گیا۔ اس حقیقت کو شاید بھول جاتے ہیں کہ جن کی ”سنت“ کی اتباع میں وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر بدر و خیبر بھی فتح ہوا تھا۔ اور جب وہ دنیا سے ناپائیدار سے رخصت ہوئے ہیں۔ تو اسلامی اسٹیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑی تھی۔ جس میں اللہ کے قانون کے سوا کسی اور کا قانون نہ چلتا تھا۔ عام طور پر ہمارے علمائے کرام اور مفتیان عظام اس فریضہ سے غافل ہیں۔ اور ”نظام حق“ کے قیام کو انہوں نے شاید دنیاداری اور سیاست کا کام سمجھ رکھا ہے کہ (رسالہ ”فاران“ کراچی ماہ اپریل منقول از رسالہ ”عارف“ لاہور ماہ مئی ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۲-۲۳)

جناب ماہر القادری صاحب نے زمانہ حال کے علماء کی نسبت جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ فی الحقیقت وہ سب امور مولوی صاحبان میں پائے جاتے ہیں۔ ان علماء کو اس سے کچھ سروکار نہیں کہ ابھی لاکھوں انسان ممالک غیر میں خدا تعالیٰ کی توحید سے غافل تثلیث پرستی میں مبتلا ہیں۔ اور اپنا منجی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو ہی سمجھ رہے ہیں۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی نجات پاکوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے وابستہ کی ہے۔ اگر یہ علماء واقعی اسلام کے فدائی اور جان نثار ہوتے تو اس جماعت کی مخالفت پر کمربستہ نہ ہوتے۔ جو آج اکناف عالم میں دین اسلام کی منادی کر رہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ یہی جماعت ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور بجتا چلا جائے گا۔ ایسی جماعت کے خلاف شورش بپا کرنا اور اسے اقلیت قرار دینے کا نعرہ بلند کرنا خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و کینہ کا ثبوت دینا نہیں۔ تو اور کیا ہے ؎

## کچھ تو لوگو! خدا سے شرماؤ

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# کیا ایک نئے نبی کی آمد عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے؟

## تحفظ ختم نبوت کے دعویدار غور فرمائیں

(از مکرم عزیز احمد صاحب بی۔ اے)

تحفظ ختم نبوت کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف آج کل سخت شورش برپا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص کو نبی تسلیم کر کے ختم نبوت کے عقیدہ سے انکار کر دیا گیا ہے۔ غیر احمدی حضرات سے بارہا یہ سوال کیا گیا۔ کہ ختم نبوت کا جو مفہوم آپ کے نزدیک اس وقت ہے۔ کیا مسیح کی آمد کے عقیدہ سے یہ مفہوم باطل نہیں ہوتا۔ احراریوں نے اور مودودی صاحب کے ترجمان ”تسنیم“ نے اس کا ہمیشہ یہ جواب دیا کہ مسیح علیہ السلام پرانے نبی ہیں۔ مگر مرزا صاحب نئے نبی ہیں یعنی نئے نبی کا مبعوث ہونا ختم نبوت کے منافی ہو سکتا ہے۔ مگر پرانے نبی کی آمد سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی۔ نئے اور پرانے نبی کی یہ منطق باوجود کوشش کے ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حکیم ہے۔ وہ نبی کو اس وقت بھیجتا ہے۔ جب دنیا ضلالت و گمراہی سے بھر جاتی ہے۔ اور بحر و بر میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ نبی دنیا میں آ کر حق و صداقت کا بیج بوتا ہے۔ جو بڑھتا اور پھلتا پھولتا ہے۔ عقل کی رو سے اور غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ اس وقت بھیجے گا۔ جب دنیا فتنہ و فساد سے بھر جائے گی۔ اور نبوت کے مقام پر فائز ایک مصلح کی اشد ضرورت ہو گی۔ سوال یہ ہے۔ کہ رسول کریمؐ کے فیضان اور قوت قدسیہ کی موجودگی میں یہ صورت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ طاغوتی طاقتیں غالب آ جائیں گی۔ علماء نہ صرف یہ کہ کفر و ضلالت کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جائیں گے۔ بلکہ شرّ من تحت ادیم السّماء کے ماتحت وہ کفر و ضلالت کے موجد و موجب ہوں گے۔ غیر احمدی علماء اور عوام غور فرمائیں۔ کہ رسول کریمؐ کی قوت قدسیہ اور فیضان کی موجودگی میں اگر دنیا کی حالت بگاڑ پیدا کر ایک نبی کا مطالبہ کرے گی۔ تو کیا اس حالت کے وجود کرنے کے لئے مقام نبوت پر فائز ایک بنی اسرائیلی مصلح کی آمد سے ختم نبوت کا وہ مفہوم قائم رہ سکتا ہے۔ جو ان کے نزدیک اس وقت ہے۔ ایک پرانے نبی کی ضرورت یا ایک امتی نبی کی ضرورت دونوں میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ نبی کوئی نیا ہو یا پرانا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر اس کی ضرورت تسلیم کر لی جائے۔ تو خاتم النبیین کے لازماً وہی معنی کرنے پڑیں گے۔ جو جماعت احمدیہ مولانا محمد قاسم نانوتوی اور کئی دیگر اکابرین سلف کے نزدیک مسلّم ہیں۔

غیر احمدی علماء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاکی جسم کی چوتھے آسمان پر حفاظت ترک کر کے نزول مسیح کے عقیدہ کو چھوڑنا پڑے گا۔ یا ختم نبوت کی موجودہ تشریح انہیں تبدیل کرنی پڑے گی۔ کیونکہ یہ دونوں عقیدے اپنی موجودہ تشریحوں کے ساتھ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نئے اور پرانے نبی کی منطق تطبیق کا موجب ہرگز نہیں ہو سکتی۔ علماء عوام کو ہمیشہ کے لئے بدراہ نہیں کر سکتے۔

افسوس ہے۔ کہ مخالف علماء نے یہ کبھی نہیں سوچا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تو ایسا فساد پیدا ہو گا۔ جس کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ مسیح علیہ السلام نبی اللہ کو بھیجے گا۔ مگر مسیح علیہ السلام بنی نوع انسان کی ایسی اصلاح فرمائیں گے۔ کہ قیامت تک کسی نبی کی ضرورت نہ ہو گی۔ غیر احمدی علماء سے صرف یہ پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ اس صورت میں کیا مسیح علیہ السلام ہی ”خاتم النبیین“ کے زیادہ مصداق نہ ہوں گے؟

کاش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کا ہم پر الزام لگانے والے یہ غور فرمائیں:۔

# جامعۃ المبشرین اور احباب جماعت کی ذمہ داری

جامعۃ المبشرین ایک اہم علمی ادارہ ہے۔ جس کا اجراء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہجرت کے بعد خاص حالات میں فرمایا۔ اگرچہ جماعت اس وقت خطرناک مالی بحران میں مبتلا تھی۔ تاہم حضور نے اس کی اہمیت کے پیش نظر ان حالات میں بھی اس کا قیام ضروری خیال فرمایا۔ ہجرت کے معاً بعد بیرونی ممالک سے غیر معمولی طور پر واقفین زندگی اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرکز احمدیت ربوہ میں وارد ہونا شروع ہوئے۔ ادھر بیرونی ممالک کے مبلغین نے محسوس کیا۔ کہ وہاں کے لوگ غیر معمولی طور پر تحریک احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ اس لئے انہوں نے مرکز سے مزید مبلغین کا مطالبہ شروع کر دیا۔ تا روحانی تشنہ روحوں کی پیاس کو بروقت بجھا سکیں۔ اس فوری ضرورت کے پیش نظر حضور نے اس ادارہ کا قیام فرمایا۔ تا کہ اس میں نئے مبلغین تیار کئے جا سکیں۔ اور غیر ملکی واقفین زندگی اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔

اس وقت تک یہ ادارہ ایک نہایت خستہ عمارت میں اپنا کام چلاتا رہا ہے۔ لیکن اب اس کے کام کی وسعت کے پیش نظر شدت سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ اس کے لئے مستقل اور پختہ عمارت بنائی جائے۔ حضور نے ازراہ نوازش اس عمارت کے لئے جماعت کے دوستوں سے تیس ہزار روپے کی رقم بطور چندہ جمع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اس عمارت کی تعمیر میں حصہ لینا ایک صدقہ جاریہ ہے۔ جس کا ثواب اس میں حصہ لینے والوں کی روحوں کو اس وقت تک پہنچتا رہے گا۔ جب تک اس تبلیغی مرکز سے تیار شدہ مبلغین کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہوتا رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کار خیر میں حصہ لیں۔ جامعۃ المبشرین کی یہ عمارت بڑی آسانی سے تیار ہو سکتی ہے

## اگر

(۱) ہر صاحب ثروت دوست کم از کم ایک ہزار روپیہ کی پیشکش فرمائے۔

(۲) متوسط طبقہ کے دوست یکصد روپیہ سے پانچصد روپے تک ادا فرما دیں۔

(۳) کم حیثیت کے تمام دوست اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لیں۔ خواہ ایک اینٹ ہی اس عمارت میں اپنی طرف سے نصب کرائیں ۔۔ امید ہے کہ جماعت کے سب دوست اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے کر احمدیت کی تبلیغ کو فروغ دینے میں جماعت کا ہاتھ بٹائیں گے۔ (خاکسار محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین)

# سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی وفات

## سکھ صاحبان کی نظر میں

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

احباب کو یہ معلوم ہے کہ ہماری جماعت کے ایک معزز رکن سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔ آپ ایک نو مسلم تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ کا پہلا نام سردار سورن سنگھ تھا۔ آپ نے غالباً پنجاب یونیورسٹی سے گورمکھی کا دوسرا امتحان "ودوانی" پاس کیا ہوا تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے کے بعد آخر تک تبلیغ اسلام میں مشغول رہے اور عام طور پر اپنی قوم کو ہی اسلام قبول کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد کتب بھی شائع کیں۔ جو بابا نانک صاحب کے اسلام کے مسئلہ کے ارد گرد ہی چکر لگاتی رہیں۔ آپ کی وفات پر سکھ صاحبان نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود آپ سکھ قوم سے آئے تھے۔ اور تمام عمر سکھوں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف رہے تھے۔ پھر بھی آپ کو سکھ حلقوں میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ چنانچہ جالندھر سے شائع ہونیوالے مشہور گورمکھی اخبار "آکاش" نے آپ کی وفات کی خبر اپنے پہلے صفحہ پر موٹے حروف میں مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کی :-

### افسوسناک وفات

"پاکستان کے اخبار نور کے ایڈیٹر مسٹر سردار محمد یوسف ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے قرآن شریف کا پنجابی میں ترجمہ کیا۔ اور متعدد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ اس سے بھی بڑھ کر قابل تعریف کام انہوں نے سکھ مسلم اتحاد کے لئے کیا۔ ہم اس دکھ میں سردار محمد یوسف صاحب کے اہل و عیال سے دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں"۔

(ترجمہ از اخبار آکاش جالندھر ۱۰ مئی ۵۲ء)

۱۔ سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ صاحب نے آپ کی وفات پر اپنے مشہور و معروف رسالہ "رہنمائے تعلیم" میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا۔

### اظہار افسوس

میرے ناظرین کرام یہ معلوم کر کے بہت رنجیدہ خاطر ہوں گے۔ کہ اخبار نور گوجرانوالہ کے ایڈیٹر و مالک سردار محمد یوسف صاحب ایک ماہ بیمار رہ کر بمقام لاہور انتقال کر گئے آپ کی وفات کی خبر بذات خود مجھے مکرمی گیانی عباد اللہ صاحب کے ذریعہ ملی ہے۔ پڑھ کر طبیعت سخت رنجیدہ ہو گئی۔ سردار محمد یوسف بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ سال ڈیڑھ سال سے وہ مجھ سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ ہر خط محبت و خلوص کی باتوں سے بھرا ہوتا تھا۔ میرے مضامین اور نوٹ وغیرہ وہ اپنے اخبار میں شائع کرتے رہتے تھے۔ اب بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ لاہور میں ذرا مجھے مکان مل لے تو میں اطمینان سے بیٹھ کر آپ کے لئے کچھ کر سکوں گا کیسے معلوم تھا کہ وہ بیچارے اپنے ارادوں کو ادھورا چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو جائیں گے مجھے ان کے صاحبزادگان اور پسماندگان سے اس دکھ درد میں پوری پوری ہمدردی ہے دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(رسالہ رہنمائے تعلیم دہلی جولائی ۵۲ء)

۳۔ سردار جنگ بہادر سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار شیر پنجاب نے آپ کی وفات سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

### "آہ شیخ محمد یوسف"

کوئی چار ہفتے ہوئے کہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے نام بھیجا ہوا اخبار شیر پنجاب کا پرچہ ہمیں ان الفاظ کے ساتھ واپس موصول ہوا کہ یا بندہ فوت ہو گیا ہے۔ لہذا واپس جائے۔ چونکہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف سخت طوفان بدتمیزی بپا ہے۔ اس لئے ہمیں اگرچہ تشویش تو ضرور ہوئی۔ لیکن ہم اس اطلاع پر بھی اسلئے یقین نہ کر سکے کہ کسی دوسرے اخبار سے ہمیں ان کی وفات کی اطلاع نہ پہونچ پائی تھی۔ اپنے قدیم تعلقات کی بنا پر ہم نے اس وقت شیخ صاحب کو ایک چٹھی لکھی جس میں ان کی خیر و عافیت دریافت کی گئی تھی۔ جس کا کوئی جواب ان کے کسی عزیز رشتہ دار نے بھی نہ دیا۔ اور آج معاصر "رہنمائے تعلیم" میں یہ نوٹ پڑھ کر ہمیں یقین ہوا کہ شیخ محمد یوسف صاحب واقعی بقید حیات نہیں ہیں۔

شیخ محمد یوسف صاحب ایک سکھ خاندان میں پیدا ہوئے۔ کسی وجہ سے سکھوں سے ناراض ہو کر آپ نے احمدیت کو قبول فرما لیا۔ وہ اپنے اخبار نور کے ہر پرچہ میں سکھوں سے انس اور محبت کرتے رہے۔ اور انہیں سکھ حلقوں میں محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا۔ احمدیت کے وہ ایک عظیم الشان مبلغ اور پیروکار تھے۔ اگرچہ کچھ بیمار سے رہتے تھے۔ لیکن یہ کسی کو امید نہ تھی کہ وہ اتنی جلدی اس بزم ہستی سے جدا ہو جائیں گے۔ اس بحر فنا میں کسی کو بقا حاصل نہیں ہے۔ سو لگیہ سردار امر سنگھ جی کی تیسری برسی کے موقعہ پر آپ نے شیر پنجاب کے لئے جو مضمون بھیجا۔ اس کے آخر میں آپ نے یہ شعر لکھا تھا۔

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

ایسا جان پڑتا ہے کہ اس شعر کو لکھتے وقت انہیں اپنی تیاری کا علم ہو چکا تھا۔

آپ نے قرآن کا پنجابی اور ہندی میں ترجمہ کیا اور بہت قابل اور دوست پرست انسان تھے ان کا انتقال جماعت احمدیہ اور ان کے پریوار اور دوستوں کے لئے ایک افسوسناک سانحہ ہے ہماری ارداس ہے کہ واہگورو ان کے گناہوں کو بخشے اور ان کو اپنے چرنوں میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"

(شیر پنجاب دہلی ۲۲ جون ۱۹۵۲ء)

۴۔ ماسٹر نرنجن سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار "نربھے خالصہ" لدھیانہ نے سردار صاحب موصوف کی وفات سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اپنی ایک گورمکھی چٹھی مورخہ ۱۳/۵/۵۲ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :-

"آپ کی چٹھی ملی - وہ چٹھی کیا تھی۔ میرے لئے ۔۔۔ مصائب کا پیغام تھا۔ یقین جانئے کہ سردار محمد یوسف صاحب کی وفات میرے لئے بے حد افسوس کا باعث بنی ہے میں ان سے ملاقات کرنے کے پروگرام بنا رہا تھا۔ کہ یہ خبر پہونچ گئی۔ خدا کی مرضی۔ میں آج اپنے آپ کو بہت دکھیاروں میں شمار کر رہا ہوں میرے بڑے بزرگ سردار صاحب سے جو تعلقات تھے۔ دنیادار لوگ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے میرے بھائی عباد اللہ صاحب آپ میری طرف سے ان کے اہل و عیال سے ضرور افسوس کریں۔ ستیاناس ہو لیڈروں کا کہ میں آج اپنے بھائی کی وفات پر گوجرانوالہ اگرچہ آنسو بھی نہیں بہا سکتا"۔

(ماسٹر نرنجن سنگھ ایڈیٹر اخبار نربھے خالصہ لدھیانہ)

(۵) سردار ردیل سنگھ صاحب گیانی ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول موضع رتن گڑھ ضلع انبالہ نے اپنی گورمکھی چٹھی مورخہ ۱۴/۵/۵۲ میں سردار صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار افسوس کیا ہے :-

جناب گیانی صاحب۔

سردار محمد یوسف صاحب کی وفات کا پڑھ کر بے حد افسوس ہوا۔ دوپہر کے وقت آپ کی چٹھی ملی۔ میں کھانا کھانے کی تیاری کر رہا تھا۔ لیکن جب چٹھی پڑھی۔ تو کسی چیز کی بھوک نہ رہی۔ اور میرے آنسو جاری ہو گئے۔ سچ ہے۔ جن کی اس دنیا میں ضرورت ہے ان کی خدا کو بھی ضرورت ہے۔ لیکن کچھ بس نہیں گوروواک کے مطابق

گھلے آوے نانکا سدے اٹھی جاہیں

(یعنی۔ اسکے بھیجے ہوئے ہم اس دنیا میں آئے ہیں۔ جب وہ بلائے گا تو چلے جائیں گے)

خدا کی رضا میں ہی راضی رہنا پڑتا ہے۔ سردار صاحب موصوف بہت بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ میں ان کا دیدار نہ کر سکا۔ لیکن انکے مضامین سے ان کی روح کا بخوبی پتہ چل جاتا تھا۔ سکھ مسلم ایکتا ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ سردار صاحب کی وفات سے یہی نہیں کہ ایک قابل اخبار نویس وفات پا گیا ہے۔ بلکہ سکھ مسلم ایکتا کا بڑا حامی اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے۔ اور اس سے صحافت کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے

سردار صاحب کی خوبیوں کو میں کہاں تک بیان کروں۔ سردار صاحب اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوتے۔ مگر افسوس کہ زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ سچ ہے :-

اور تھاکر ٹھیٹو رہے
ٹھاکر ٹھٹی سو ہوئے

(یعنی کسی کی مرضی پوری نہیں ہوئی۔ البتہ خدا کی مرضی ہی پوری ہوئی ہے)

سردار صاحب موصوف اخبار نور کے متعدد پرچے ہندوستانی سکھوں میں مفت تقسیم کرتے تھے۔ ان کا مقصد سکھ مسلم اتحاد تھا۔ انہوں نے اسلام کی خوبیاں شائع کر کے غیر مسلموں خاصکر سکھوں میں اسلام کی بہت عزت بڑھائی ہے۔ اس طرح انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور جہاں وہ اسلام کے بڑے خدمتگار تھے وہاں سکھ مسلم اتحاد کے بھی بڑے حامی تھے۔ قرآن شریف کا پنجابی ترجمہ کر کے انہوں نے قوم کی بڑی خدمت کی ہے۔ مجھے تو ان کی بیماری کا بھی علم نہ ہو سکا۔ میں نے ابھی حال میں ہی رتن گڑھ سے ان کی خدمت میں چٹھی لکھی تھی۔

سردار صاحب ہمارے بہت بڑے خیر خواہوں میں سے تھے۔ ہمیں ان کی وفات کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اللہ کی رضا یہی تھی۔ ایک تو سردار صاحب

## مجالس خدام الاحمدیہ

(۱) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم بجٹ آمد برائے سال ۵۳-۱۹۵۲ء بھجوائے گئے تھے۔ جو کہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو کر مرکز میں آنے چاہئیں تھے۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس نے بجٹ پُر کر کے بھجوائے ہیں۔

(۲) سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کی تیاری کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہوگی۔ مرکز نے گذشتہ سال بھی اجتماع کے انتظامات کیلئے قرض لے کر اخراجات کو پورا کیا تھا۔ امسال بھی مجالس کی طرف سے سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کے لئے چندہ کی رقوم نہیں آ رہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے۔ کہ براہ کرم جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بجٹ آمد برائے سال ۵۳-۱۹۵۲ء پُر کر کے اور چندہ سالانہ اجتماع مندرجہ ذیل شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

| | |
|---|---|
| ۷۵ روپیہ تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے | ایک روپیہ فی کس |
| ۷۵ سے ۱۵۰ " " " " | ڈیڑھ روپیہ فی کس |
| ۱۵۰ سے ۲۰۰ " " " " | دو روپیہ فی کس |
| ۲۰۰ سے زائد " " " " | ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید |

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — (ربوہ)

## اپنا عہد پورا کریں

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور اس لئے قائم کی گئی ہے کہ حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے۔ وہ مذہب اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرے۔ ہمیں یقین کامل ہے بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ دنیا پر غالب آ کر رہے گی۔ اور دنیوی کوئی طاقت نہیں جو اسے اس بات سے روک سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعتوں کے ذریعہ بار بار اپنی ہستی کا ثبوت دنیا کو دیتا ہے۔ اور اس کی راہ سے بھٹکی ہوئی مخلوق کو پھر راہ مستقیم پر لانا مقصود ہوتا ہے۔ تا اس کی مخلوق اس کے قرب میں آ کر زیادہ سے زیادہ اس کی برکات اور رحمتوں کی وارث بن سکے۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کو ابتداء میں سخت جانی و مالی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں لیکن یاد رہے اللہ تعالیٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ ہمارے مالوں کو قبض کر کے انبساط رزق مقصود ہے۔ اور یہ محض اس کا فضل ہے کہ ہمیں ایسے مواقع اپنی ذات سے عطا فرماتا ہے۔ تا اس کی راہ میں ہم اپنے مال و جان پیش کر کے اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ پس کیا ہی خوش نصیب وہ لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت اپنے پیارے امام سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ پس آپ کا فرض ہے کہ اپنا عہد پورا کریں۔

حالات حاضرہ کے ماتحت جب کہ دشمن اپنا پورا زور جماعت احمدیہ کے کچلنے کے لئے صرف کر رہا ہے اور پبلک کو مجبور کر رہا ہے۔ کہ وہ ہم سے ہر طرح کا بائیکاٹ کریں۔ اندریں حالات ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں بیش از پیش قربانیاں کریں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور ہزاروں لوگ جو اپنے ضروری کاروبار کو چھوڑ چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

پس آپ کو چاہیئے کہ ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ متوجہ ہوں۔ کیونکہ خرید گندم کا وقت ہے۔ تا موقعہ پر جلسہ سالانہ کے لئے گندم خریدی جا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ موقعہ ہاتھ سے کھو دینے پر بعد میں گندم گراں ہونے کے علاوہ عمدہ بھی نہ مل سکے۔

امید ہے کہ آپ چندہ جلسہ سالانہ معہ سالقہ بقایا کی طرف اپنی توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔



## سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی وفات

بقیہ صفحہ ۶

تقسیم کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے۔ دوسرے ان کے نوجوان لڑکے ہارون رشید کا صدمہ بھی ان کے لئے کچھ کم نہ تھا۔ ہماری ان کے اہل و عیال سے دلی ہمدردی ہے۔ ہم واہگورو کے حضور ارداس کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

داس رویل سنگھ گیانی۔ ۱۴/۵/۵۲

سکھ صاحبان۔ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی وفات پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سکھ حلقوں میں آپ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ اور اکثر سکھ صاحبان آپ کا دل سے احترام کرتے تھے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

## کامیابی

مندرجہ ذیل طلباء تعلیم الاسلام کالج ایم۔اے (پریوی) پولیٹیکل سائنس کے مضمون میں پاس ہوئے ہیں:-

افتخار احمد شیخ رول نمبر ۵۷۵۔

ایم۔ایم احمد ملک " ۵۷۶

## اعلان

جماعت احمدیہ گھکھیانہ کے دو نوجوان لڑکے مسمی حفیظ احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب و رشید احمد ولد میاں علاؤالدین صاحب جن کی عمر تقریباً ۱۶ ۱/۲ سال ہے۔ اول الذکر سانولا رنگ۔ دراز قد۔ رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی۔ دوسرا گندمی رنگ۔ قد درمیانہ قدرے جسیم ہے۔ ۲؍ اگست کو گھر سے تین صد روپے کی رقم لیکر بغیر اطلاع کے چلے گئے ہیں۔ بعض دوستوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کا پروگرام آر۔ پی۔ اے ایف میں بھرتی ہونے کا یا ایران۔ عراق کی آئل کمپنیوں میں حصول ملازمت کا ہے۔ جس دوست کو ان کا پتہ لگے۔ ہمیں فوراً اطلاع دے۔ اور ان کو اس ارادہ سے روک کر انہیں واپس گھکھیانہ میں پہنچانے کی کوشش کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا آمد و رفت کا کرایہ ادا کیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے پاس کرایہ نہ ہو۔ لہٰذا جو کرایہ وغیرہ ان کی واپسی پر خرچ ہوگا۔ ادا کر دیا جائیگا۔ ان کے اس طرح سے چلے جانے کے باعث ہر دو کے والدین سخت تشویش میں ہیں۔ ان ہر دو کی بجز واپسی کے سلسلہ کے اور کسی قسم کی اعانت نہ کی جائے۔ (امیر جماعت احمدیہ گھکھیانہ ضلع جھنگ)

## ضروری اطلاع

محترم گیانی عباد اللہ صاحب اور خاکسار احرار کی موجودہ غوغہ آرائی کے پیش نظر ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمت میں خواہ وہ پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ہندوستان کے باشندے ہیں۔ مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ ان دنوں ہماری جماعت کے متعلق کسی اخبار یا رسالہ میں کسی بھی نوعیت کا مضمون شائع ہو۔ اس کی ایک اصل کاپی ضرور ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ اس قسم کا جملہ لٹریچر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان کو ارسال کر کے ممنون فرماویں۔ یہ لٹریچر خواہ کسی بھی زبان میں ہو۔ مہاشہ محمد عمر

## درخواست ہائے دعاء

(۱) میرا برادر نسبتی عزیزم محمد عثمان شاد بعمر ۱۸ سال پسر شیخ بہادر علی صاحب احمدی آف ریاست نابھہ ۲۸/۷/۵۲ کی صبح کو سکھر ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے حادثہ سے بایاں پاؤں بالکل کٹ گیا ہے۔ اور دائیں بازو کی دو جگہ سے ہڈی ٹوٹ گئی۔ نیز سارے جسم میں شدید چوٹیں آئیں۔ اس وقت مریض سول ہسپتال سکھر زیر علاج ہے۔ بے چینی اور تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ شیخ عبدالرشید سیکرٹری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور۔ (۲) میرا چھوٹا بچہ نصر اللہ خاں بعمر ۱ ۱/۲ سال بعارضہ کثرت اسہال و ورم امعا سخت بیمار ہے۔ اس سے پہلا بچہ ظفر اللہ خاں اسی بیماری سے فوت ہو چکا ہے۔ ہم سب گھر والے بچے کی اس بیماری سے سخت پریشان ہیں۔ کوئی علاج مفید ثابت نہیں ہو رہا۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ نیز کسی دوست کو کوئی مجرب نسخہ معلوم ہو۔ تو وہ بھی تحریر فرما کر ممنون فرماویں۔ عبدالرحمن مبشر ملک ۶۱ ڈیرہ غازیخان۔ میری بیوی عرصہ ایک سال سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ بشیر احمد سیکرٹری مال پھلو کی (گوجرانوالہ) احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل و کرم سے ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے مجھے دینی دنیاوی عظیم الشان ترقیات عطا فرما کر میرے رزق میں کشادگی بخشے۔ خاکسار مرزا محمد خاں سروے آف پاکستان۔ میرے ابا جان شیخ نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کچھ دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ناصرہ بیگم بنت شیخ نذیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی

# چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے استعفا کی خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے

## اس قسم کی افواہیں قوم میں انتشار پیدا کرنے کی غرض سے — جان بوجھ کر پھیلائی جا رہی ہیں —

### کراچی سے واپسی پر پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کا بیان

لاہور ۱۱ اگست پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کی بنیادی حقوق کی کمیٹی کے آخری اجلاس سے فارغ ہو کر آج شام کراچی سے واپس لاہور پہونچ گئے۔

انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر کے آخری رپورٹ صدر دستوریہ کے پاس بھیجدی ہے۔ یہ رپورٹ دستوریہ کے آئندہ اجلاس میں زیر بحث آئے گی۔

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے مرکزی کابینہ میں ردوبدل کی افواہوں کو بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا۔ اور کہا کہ اس قسم کی بے بنیاد افواہیں قوم میں انتشار پیدا کرنے کی غرض سے جان بوجھ کر پھیلائی جا رہی ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے عوام کو ایسے ملک دشمن عناصر سے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیں ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے"۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کے مبینہ استعفے کے متعلق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حتیٰ کہ جس اخبار نے اسے شائع کیا تھا اس نے بھی اگلے ہی روز اس کی تردید کر دی۔

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ صوبہ پنجاب میں کامل امن وامان ہے۔ آپ نے کہا کہ امن وامان ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔

(آفاق)

---

# کسی شخص کو اپنی مرضی اور عقیدے کو دوسروں پر بجبر ٹھونسنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے

## علما کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ فرقہ وارانہ ذہنیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کریں

پچھلے دنوں روزنامہ ڈان کراچی میں ایک سلسلہ مضامین "خطرناک رجحانات" کے زیر عنوان شائع ہوا تھا۔ ان مضامین کو ملک میں بہت سراہا گیا۔ اور اب تک ان کے متعلق اخبار مذکور کے کالموں میں تعریفی خطوط شائع ہو رہے ہیں۔ ذیل میں انہی خطوط میں سے ایک خط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

آپ کے وہ مضامین جو "خطرناک رجحانات" کے عنوان سے چھپے ہیں۔ وہ حکومت پاکستان اور ملک کے عوام کے لئے پیش آمدہ خطرات پر بر وقت انتباہ ہیں۔ وہ خیالات جو ان مضامین کے حق میں اور ان کے برخلاف ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور ڈان میں برابر چھپتے رہے ہیں۔ قارئین کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

اس امر پر ہر ایک کا اتفاق ہے کہ آرا کے اختلاف کی وجہ سے کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور اپنی مرضی اور عقیدے کو دوسروں پر بجبر ٹھونسنے کی کوشش کرے۔ قوت برداشت کا جذبہ اور "خود زندہ رہو اور دوسروں کو زندہ رہنے دو" کا اصول تمام مسلم سوسائٹی میں ترویج پانا چاہیئے۔ ہم سب انسان ہیں غلطی کرنا انسان کا خاصہ ہے اور بخشنا خدا تعالیٰ کا کام۔ جب یہ بات ہے تو عقیدہ کے بارے میں ہم اپنے بھائیوں پر آخر کیوں سختی کریں۔ ہم یوم الحساب پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی اس روز ہمارے اعمال کے بارے میں فیصلہ کریگا۔ ہمیں آپس میں فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہمارے علما کا یہ مقدس فرض تھا کہ وہ اسلام کی تبلیغ اور ترویج پر امن طریقوں سے فرقہ وارانہ ذہنیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کرتے، اور اپنے دائرہ عمل کو دیانتدارانہ کاموں، اور اخلاق کے بلند معیار کے ذریعہ وسیع کرتے لیکن اس کے برعکس انہوں نے امت میں پھوٹ ڈالنے کا کام شروع کر دیا۔ اور اس طرح ہوشمند طبقہ کی طرف سے اپنے متعلق ہنسی اڑانے کا سامان خود ہی مہیا کر دیا ان کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امت مسلمہ میں مختلف طبقات پیدا کر کے ایک دوسرے میں نفرت و عداوت کے بیج بو کر عدم تحمل اور تعصب کی روح قائم کر کے اور اختلافات کو ہوا دے کر امت میں بدترین فتنہ پھیلانے کا موجب ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مقاصد کی ہم آہنگی مفقود ہو چکی ہے۔ مسلمان کمزور ہو چکے ہیں، اور ایک بھولی بھٹکی بھیڑ کی طرح ان کے لئے سینکڑوں خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔

سر سید احمد خان کے ایک رفیق اور اسلامیہ انٹر کالج اٹاوہ کے مینجر مولوی بشیر الدین صاحب نے ایک مرتبہ اپنے پرچہ "البشیر" میں برٹش کے ایک بہت بڑے عالم کے متعلق لکھا تھا کہ انہوں نے کفر ڈھالنے کی ایک مشین مہیا کر لی ہے۔ ان کے فتاوے کفر ایک خطرناک ہتھیار کی حیثیت رکھتے ہیں، جو آزادانہ اور نہایت بے رحمی سے ہر اس مسلمان کے خلاف صادر کئے جاتے ہیں، جو فروعات تک میں ان کے نظریات سے متفق نہ ہو۔

یہی حال علمائے دیوبند۔ بدایوں، لکھنو۔ علمائے اہل حدیث۔ اہل قرآن مقلد غیر مقلد وغیرہ کا ہے۔ ہر ایک دعویٰ کرتا ہے کہ حق اسی کی طرف ہے۔ اور دوسرے سارے کے سارے گناہ گار اور کافر ہیں۔ ہمارے علماء کے درمیان ان اختلافات نے ایک دوسرے کے متعلق الزامات اور تہمتوں کا ایک طومار کھڑا کر دیا ہے۔ جو درحقیقت نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔

اس جیسی راہ تماشی اور اسلام کی اس طرح کی تبلیغ نے زندگی کو سب سے تربیتی کا ایک مجموعہ بنا دیا ہے۔ ترقی رک چکی ہے۔ خیالات کی ہم آہنگی پر بہت بری طرح اثر پڑا ہے۔ اور ایک عام مسلمان پراگندگی افکار کی بھول بھلیوں میں پھنس کر اپنا راستہ بالکل بھول چکا ہے ۴۴

۴۴ ایسی سرگرمیاں جب کبھی اور جہاں کہیں راہ پا جائیں تو یقینی طور پر خطرناک رجحانات کا پتہ دیتی ہیں آجکل وہ پاکستان میں زوروں پر ہیں۔ لیکن اب بھی وقت ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کر لیں۔ اور یقیناً حالات ابتر ہونے سے پیشتر ہم حالات کو درست کر سکتے ہیں۔

ایک سچا مسلمان ہمیشہ حالات کے بہتر ہونے کی امید میں رہتا ہے۔ وہ حوصلہ نہیں ہارتا۔ پاکستان کی اسلامی ریاست کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں۔ جن کی مدد سے صحیح قسم کے علما پیدا ہو سکیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کم ہے، لیکن پاکستان میں کہیں کہیں ایسے علمائے پائے ضرور جاتے ہیں۔ جو ملت کی خدمت پر امن طریقوں سے کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان کی طاقت کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ اور عوام الناس کے دلوں میں اسلام کی ترقی کے لئے ان کی بہم کوششوں کی وجہ سے ان کی بے حد عزت واحترام ہے۔

اپنا خط ختم کرنے سے پہلے میں اپنے مغرب زدہ آزاد خیال بھائیوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مسلمانوں کو مغربی طرز زندگی سے بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ اپنی کمزوریوں اور اسلامی سوسائٹی کی بنیادی ضرورتوں سے بے توجہگی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ایسے حضرات کی طرف سے ہر وقت "اسلامی جذبہ" کا ذکر کرنا ایک فیشن سا ہو گیا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ ایسا جذبہ اس وقت تک پوری طرح پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ہم ان باتوں پر عمل نہ کریں۔ جن پر عمل کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور ان باتوں سے مجتنب رہیں۔ جن سے علیحدہ رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں اپنے کاموں کو قرآنی احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں متعین کرنا چاہیئے۔ (محمد حسین زبیری کراچی)

(ڈان ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء)

مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی

## پیکن حکومت نیپال کو چین کا حصہ بنانا چاہتی ہے

کھٹمنڈو ۱۱ اگست۔ سابق وزیر اعظم مسٹر ایم۔ پی کوئرالا نے یہاں کہا ہے۔ کہ مغربی بنگال کمیونسٹ پارٹی کی ہدایات کے ماتحت یہاں کے کمیونسٹوں نے نیپال کو اشتراکیوں کے حوالے کرنے کے لئے پہلی مرتبہ چینی مقبوضہ تبت کے کمیونسٹوں سے گٹھ جوڑ کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نیپال کو اپنے حملہ کا نشانہ بنانے کے لئے منصوبے بنا رہے ہیں۔



رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴